REGD No. L 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۵ صفر ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰/-

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۱ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۔ ۲۱ اگست ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ اگست کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

بالواسطہ جارحیت کو برداشت کرنا عالمی جنگ کو دعوت دینے کے مترادف ہے

ایک خصوصی اجتماع میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کی تقریر

نیویارک ۲۰ اگست ۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس نے گزشتہ رات یہاں اعلان کیا کہ بالواسطہ جارحیت کو برداشت کرنا ایک اور عالمی جنگ کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ وہ بعض آزمودہ کار امریکی اور غیر ملکی ماہروں کے ایک خصوصی اجتماع سے خطاب کر رہے تھے ۔ انہوں نے کہا امریکہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ اگر خانہ جنگی کو ہوا دینے یا غیر ملکی حکومتوں کا تختہ الٹنے کی شکل میں بالواسطہ جارحیت پر چشم پوشی سے کام لیا گیا ۔ تو ایسے ہی المناک حالات پیدا ہو جائیں گے جو بالآخر دوسری عالمگیر جنگ پر منتج ہوئے تھے ۔ اور اگر کہیں حالات نے وہی صورت اختیار کر لی ۔ تو نتائج پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہولناک اور تباہی خیز ہوں گے ۔ مسٹر ڈلس نے کہا یہ بہت ضروری ہے کہ کسی دوسری قوم کی سالمیت اور آزادی کو تباہ کرنے کے لئے جنگ سے کم درجہ پر جو کوششیں کی جاتی ہیں عالمی رائے عامہ ان کے خطرات کا صحیح احساس کرتے ہوئے اس بارہ میں زیادہ بیداری اور ہوشمندی کا ثبوت دے ۔ انہوں نے کہا بعض اوقات سمجھا یہ جاتا ہے کہ جب تک مسلح افواج سرحد عبور کر کے باقاعدہ کسی ملک میں داخل نہیں ہو جاتیں ۔ اس وقت تک صورت حال قابل برداشت ہوتی ہے ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر بالواسطہ جارحیت کو بین الاقوامی حکمت عملی کے ایک جائز اور موثر ذریعہ کے طور پر تسلیم کر لیا جائے ۔ تو پھر چھوٹی قوموں کا دنیا میں کوئی ٹھکانا نہیں رہتا ۔ ایسی صورت میں ان کی تباہی یقینی ہے ۔ مسٹر ڈلس نے مزید کہا کہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ حملہ آوروں کی خوش آمد اور ان کی جارحیت پر چشم پوشی کی پالیسی کبھی

(باقی صفحہ ۸ پر)

انڈونیشیا کے لئے امریکی اسلحہ ۔ معاہدے پر دستخط ہو گئے

اسلحہ کی پہلی کھیپ جاکرتہ پہنچ گئی

واشنگٹن ۲۰ اگست ۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کل اس خبر کی تصدیق کر دی کہ حال ہی میں امریکہ اور انڈونیشیا نے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں ۔ جس کی رو سے امریکہ خاص قسم کا اسلحہ اور فوجی سامان انڈونیشیا کے ہاتھ فروخت کرے گا ۔ حکومت انڈونیشیا نے اس بات کا یقین دلایا ہے ۔ کہ یہ اسلحہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق داخلی امن و امان اور تحفظ و سلامتی کو برقرار رکھنے اور جائز قومی دفاع کے لئے استعمال کیا جائیگا ۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند روز میں ہلکے ہتھیاروں کی پہلی کھیپ انڈونیشیا پہنچ بھی چکی ہے ۔ اور آجکل امریکی ہوائی فوج کے بڑے بڑے گلوماسٹر ہوائی جہازوں سے یہ اسلحہ جاکرتہ میں اتارا جا رہا ہے ۔ نیویارک ٹائمز نے اسلحہ کی فراہمی کا انکشاف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ معاہدہ انڈونیشیا کے متعلق امریکی پالیسی میں ایک زبردست تبدیلی پر دلالت کرتا ہے ۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ بحری جہازوں کے ذریعہ بھی مزید اسلحہ عنقریب انڈونیشیا بھیجنے والا ہے ۔ نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار متعین جاکرتہ کے بیان کے مطابق انڈونیشی صدر جناب احمد سوکارنو امریکہ کی پالیسی میں تبدیلی پر بہت خوش ہیں ۔ مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ باہمی کشیدگی کے ایک طویل عرصہ کے بعد انڈونیشیا اور امریکہ کے تعلقات عنقریب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہو جائیں گے ؛

یوگوسلاویہ کے لئے برطانیہ کی اقتصادی امداد

لنڈن ۲۰ اگست ۔ یوگوسلاویہ نے برطانیہ سے اقتصادی امداد مانگی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ اور دوسری مغربی طاقتوں سے بھی اس قسم کی امداد کے لئے درخواست کی گئی ہے

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ

کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ اگست (بذریعہ ڈاک) مکرم ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ آج حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :-

"الیکٹرو کارڈیو گرام کا ابھی نتیجہ نہیں ملا ۔ جسم میں ابھی کچھ درد باقی ہے ۔ کل ہمدرد کی بھی شکایت رہی ۔"

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

مغربی ایران میں زلزلے کے جھٹکے جاری ہیں

تہران ۲۰ اگست ۔ مغربی ایران میں کل رات بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ۔ یہاں ۶ قصبوں اور ۸۲ سے زیادہ دیہات کو پہلے ہی زلزلے سے شدید نقصان پہنچ چکا ہے ۔ کئی دیہات بالکل تباہ ہو گئے تھے ۔ ایرانی ریڈ کراس کے ڈائرکٹر حسین خطیبی نے سیلاب زدگان کے لئے سامان بھجوایا ہے ۔ لیکن آپ کی رائے یہ ہے کہ اخبارات نے ہلاک شدگان کی تعداد کے بارے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے تاہم اب تک ۱۲۵ لاشیں نکالی جا چکی ہیں

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اگست

قرآن مجید کے تراجم

(۲)

جو مثالیں مختلف فرقوں کے بعض آیات کے مخصوص معنی کرنے کی دی گئی ہیں۔ ان میں شیعہ حضرات کی مثال یہ دی گئی ہے کہ

"الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا۔

اگر تم اللہ اور رسول کی مدد نہیں کرو گے تو (نہ کرو) اللہ نے اس کی مدد کی ہے اور اس وقت کی ہے۔ جب کافروں نے اسے اس حال میں گھر سے نکال دیا تھا کہ (صرف دو آدمی تھے اور) دو میں، دوسرا (اللہ کا رسول) تھا۔ اور دونوں غار ثور میں چھپے بیٹھے تھے۔ اس وقت اللہ کے رسول نے اپنے ساتھی سے کہا تھا غمگین نہ ہو یقیناً اللہ تعالےٰ ہمارے ساتھ ہے۔"

ہمارے ایک شیعہ دوست اس آیت کے آخری حصہ کا ترجمہ کرتے وقت یہ گل افشانی فرماتے ہیں اس وقت اللہ کے رسول نے اپنے ساتھی سے کہا غمگین نہ ہو۔ اللہ میرے اور علی کے ساتھ ہے غور فرمایئے اس میں قرآن مجید کے نظم ربط کلام عربی زبان اور واقعات تاریخی کی بیک وقت کیسی تغلیط کی گئی ہے۔ کیا قرآن کے الفاظ و معانی میں یہ تحریف نہیں؟" (منہاج لاہور ۱۷/۲۱ اگست)

بریلوی دوستوں کی مثال یہ پیش کی ہے۔

"ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل آیات قرآن میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ملتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الھکم الٰہ واحد (کہف) (اے پیغمبر) کہہ دے۔ میں تو اس کے سوا کچھ نہیں تمہارے ہی جیسا ایک آدمی ہوں۔ البتہ اللہ نے مجھ پر وحی کی ہے۔ کہ تمہارا معبود وہی ایک ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔

ہمارے بریلوی دوست اس آیۂ مبارکہ کا یوں حلیہ بگاڑتے ہیں۔

قل انما انا بشر مثلکم۔ (اے پیغمبر) کہہ دے بے شک میں تمہاری طرح کا آدمی ہی ہوں۔"

(منہاج ۱۷/۲۱ اگست)

دوسری مثال یہ دی گئی۔

"پنجاب کے ایک مشہور عالم پیر تھے جن کا حلقہ ارادت پنجاب سے گزر کر مدراس بمبئی رنگون تک پہنچا ہوا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والوں کو کافر کہا کرتے تھے۔ ان کا استدلال قرآن مبارک کی اس آیت سے سنیئے۔ اور ان کے اجتہاد و فقاہت دینی کی داد دیجئے۔

الم یاتکم نبؤا الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرھم ولھم عذاب الیم۔ ذالک بانہ کانت تاتیھم رسلھم بالبینات فقالوا ابشر یھدوننا فکفروا

کیا تمہیں ان لوگوں کے حال کی خبر نہیں ملی۔ جو پہلے کافر ہوتے تھے۔ تو انہوں نے اپنے اموال کا مزہ چکھ لیا اور (ابھی) ان کے لئے دردناک عذاب باقی ہے یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر کھلی کھلی نشانیاں لے کر آتے تو وہ کہتے کہ کیا ایک آدمی ہماری ہدایت کے لئے مامور ہوا ہے۔ تو انہوں نے اس (رسول) کا انکار کیا۔

بزرگوار محترم آیہ مبارکہ کے آخری حصہ کا ترجمہ یوں کیا کرتے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی ہماری ہدایت کے لئے آیا ہے۔ پس وہ آدمی کہنے سے کافر ہو گئے۔ (یعنی اس نبی کو بشر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گئے) جی چاہتا ہے کہ آدمی اس معنی آفرینی پہ مستے اندازی پر سر پیٹ لے

بریں عقل و دانش بباید گریست"

(منہاج لاہور ۱۷/۲۱ اگست)

فاضل مولانا نے "مرزائی حضرات" کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ اور لکھا ہے

"رہے مرزائی حضرات سو معجزات کے انکار میں ان لوگوں کو ید طولےٰ حاصل ہے۔ اور جہاں اپنے عقائد مزعومہ کی تصدیق و توثیق کی ضرورت پیش ہو تو وہاں یہ لوگ قرآن حکیم کو بازیچۂ اطفال بنا دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون"

(منہاج لاہور ۱۷/۲۱ اگست)

افسوس ہے کہ فاضل مولانا نے احمدیوں پر سنگین الزامات لگا کر کوئی مثال نہیں پیش کی۔ تاکہ ان کے اقوال کی جانچ پڑتال ہو سکتی۔ اس لئے جہاں تک معجزات کے انکار کا الزام ہے تو ہم سوائے اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جس جماعت کا یہ عقیدہ ہو کہ قرآن مجید ہی کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کیا آپ کے فیض سے کھڑا ہونے والا بھی ہزاروں و لاکھوں معجزے دکھا گیا ہے۔ اور جس جماعت کے امام کا یہ دعوےٰ ہو کہ جتنے معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھائے ہیں ان کا پاسنگ بھی تمام انبیاء علیہم السلام نے نہیں دکھائے۔ ان پر یہ الزام لگانا۔ کہ وہ معجزات کے انکار میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ ایسا ہی ہے جیسا کہ "روز روشن" کو کوئی "شب تار" کہہ دے۔

مولانا ہمارا تو عقیدہ ہے کہ نہ صرف قرآن کریم میں معجزات ہیں بلکہ خود قرآن مجید ایک عظیم الشان مجسم معجزہ ہے۔ آپ بے شک احمدیت کو قبول نہ کریں۔ اور آپ کا حق ہے کہ احمدیت پر کھل کر بلا جھجک ہر قسم کا اعتراض کریں۔ لیکن خدا کے لئے اتنا جھوٹ تو نہ فرمایئے کہ خود آپ کے ہم جلیس ہی آپ کو جھٹلا کر رکھ دیں۔

پھر ہم یہ مانتے ہیں کہ خاص کر قرآن مجید کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں نہایت مشکل ہے اور بعض صورتوں میں ناممکن ہے لیکن خود آپ لوگوں میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ قرآن مجید کے صاف صاف الفاظ میں من گھڑت معنے ڈالے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض آیات کے ٹکڑے متن سے علیحدہ کر کے سیاق و سباق کے بالکل الٹ معنے کر ڈالے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاں الٹے معنے نہیں کر سکے۔ تو ان آیات کو ہی منسوخ قرار دے دیا ہے۔ آپ تو عالم فاضل ہیں۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ آیہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کے ساتھ اس کے صاف صاف لفظی اطلاق سے بچنے کے لئے سیف پرستوں نے کیا کھیل نہیں کھیلے۔ اور جب اس سے بھی سیری نہیں ہوئی۔ تو اس کو متروک و منسوخ فرما دیا گیا۔ کبھی اس کے یہ نعوذ باللہ مضحکہ خیز معنے کئے۔ کہ ہدایت گمراہی سے الگ کر دی گئی ہے۔ اس لئے اب دین میں جو سختی کی جائے۔ وہ جائز ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں سختی سختی ہی نہیں رہتی جس طرح ڈاکٹر کا پھوڑے کو چیرنا ظلم نہیں۔

پھر اس آیہ کریمہ کے ایک اور سیاسی معنے بھی سنیئے جو ایک عالم فاضل کہلانے والے نے حال ہی میں قتل مرتد کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے کئے ہیں۔ آپ کا فرمانا ہے کہ لا اکراہ فی الدین کے یہ معنے ہیں کہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے تو واقعی جبر و اکراہ نہیں لیکن جو ایک بار داخل ہو جائے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایک پادری کے اسلام پر چند اعتراضات اور انکے جواب

(از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر ۲)

گذشتہ صداقتوں کا اقرار

چونکہ تمام اقوام میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی مبعوث ہوتے رہے اس لئے قرآن مجید اُن گذشتہ تمام صداقتوں کا مصدق ہے۔ وہ اُن تمام سچائیوں کو جو کسی نہ کسی رنگ میں الگ الگ منتشر حالت میں نظر آتی ہیں وہ مجموعی طور پر یکجائی شکل میں پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ رکوع ۱) گویا خدا تعالےٰ نے دائمی صداقتوں کو جو بکھرے ہوئے موتیوں کی مانند تھیں ان کو ایک خوبصورت مالا میں پرو دیا۔ یہ سب وحی الٰہی کے ذریعہ ظہور میں آیا۔

جب پادری صاحبان اور بائیبل تسلیم کرتی ہے کہ اسرائیل کے علاوہ دیگر اقوام میں بھی نبی مبعوث ہوتے رہے تو ان کی تعلیم میں مطابقت کا پایا جانا ایک لازمی بات ہے۔ ملتی جلتی تعلیم سے دھوکہ کھانا یا دوسروں کو دھوکہ دینا سراسر غلطی ہے۔

اصولی جواب

جو اعتراضات پادری صاحبان نے قرآن مجید کے متعلق پیش کئے ہیں یہی اعتراض حضرت موسیٰ کے قوانین اور احکام وغیرہ کی بابت معترضین نے کئے ہیں ان کے جواب میں مصنف تواریخ پادری ولیم جی بلیکی صاحب ڈی۔ ڈی لکھتے ہیں:۔

کبھی کبھی یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ موسیٰ کا مذہبی نظام نیا نہ تھا۔ بلکہ بہت حد تک مصر کے دستوروں کی نقل تھا۔ لیکن واضح ہو کہ یہ خیال ہرگز تسلیم کرنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ سچی اور نیچرل تھیالوجی (قدرتی علم الٰہیات) کی جو باتیں مصر کے مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ ان کا موسیٰ کے دستوروں اور ضابطوں میں نمودار ہونا موزوں نہ تھا۔ بلکہ ایک ضروری امر تھا۔ (تواریخ بائیبل صفحہ ۱۵۰)

پس قرآن مجید کے متعلق اعتراضات کرنے والوں کو ہماری طرف سے بھی یہی اصولی جواب ہے۔ جو ایک سمجھدار کے لئے کافی ہے کہ سچی اور صحیح نیچرل تھیالوجی (قدرتی علم الٰہیات) کی جو باتیں موسیٰ اور دیگر اقوام میں پائی جاتی تھیں۔ ان کا اسلام کے دستوروں اور ضابطوں میں نمودار ہونا موزوں نہ تھا۔ بلکہ ایک ضروری امر تھا۔ یہ بھی درست نہیں کہ کسی نبی نے کسی سابقہ کتب سے کچھ باتیں نقل کی ہیں بلکہ ہر ایک ملہم نے وہی کچھ بتایا جو انہیں خدا تعالےٰ نے دیا۔ حضرت کرشن نے وہی کچھ بتایا جو انہیں عطا ہوا۔ حضرت موسیٰ اور دیگر انبیاء نے وہی کچھ بیان کیا جو ان کو بارگاہ الٰہی سے ملا۔ پس الہام کو ایک دوسرے کی نقل بتانا غلطی ہے۔ تمام صداقتیں چونکہ ایک ہی چشمہ سے بہتی ہوئی دھاریں ہیں اس لئے ان کی آپس میں مطابقت لازمی اور ضروری بات ہے تقدم یا تاخیر کی وجہ سے انکو ایک دوسرے سے سرقہ کیا ہوا بتانا نادانی ہے۔ ہاں ضرورت زمانہ کے لحاظ سے تعلیم و احکام میں مناسب کمی بیشی ایک الگ بات ہے۔ اور کسی ایک واقعہ کے بیان میں اختلاف اور تضاد بعد کی ملاوٹ اور انسانی دست و برد کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید کی تصدیق

حضرت موسیٰ کے احکام یعنی خدا ایک ہے۔ ماں باپ کی عزت کر۔ زنا مت کر۔ چوری مت کر وغیرہ جو خروج باب ۲۰ میں مندرج ہیں۔ اگر کوئی سوال کرے کہ کیا حضرت موسیٰ سے پہلے وہ خدا ماننے کا حکم تھا۔ یا ماں باپ کی عزت کرنے کا حکم نہ تھا۔ یا زنا اور چوری کرنا گناہ نہ تھا اگر جواب نفی میں دیا جائے تو ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ سے پیشتر بھی خدا تعالیٰ کو ایک جاننے کا ہی حکم تھا۔ اور ماں باپ کی عزت کرنا ہی جائز تھا۔ زنا اور چوری ممنوع تھی پس معلوم ہوگیا کہ حضرت موسےٰ کے دستور اور احکام نئے نہ تھے بلکہ ان سے قبل بھی یہی حکم احکام موجود تھے اور نہ ہی یہ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک مدت دراز تک اپنی مخلوقات کو ہدایت سے خالی رکھا ہو۔ جس طرح حضرت موسےٰ کے بیان کردہ احکام ان سے قبل موجود ہونے کی وجہ سے سرقہ شدہ نہیں کہے جا سکتے۔ اس طرح قرآن مجید کے بیان کا کسی گذشتہ واقعہ سے مطابقت رکھنے کو اس سے نقل شدہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ قرآن پاک کی تصدیق کرنے والے ہوں گے۔

اللّٰہ کا ماخذ

پادری ٹسڈل صاحب کہتے ہیں کہ "اللہ" قبل از اسلام عرب کے درمیان رائج تھا۔ اور اہل عرب میں واحدنیت کا عقیدہ کسی زمانے میں فراموش نہیں ہونے پایا تھا (ینابیع الاسلام صفحہ ۲۲ و صفحہ ۲۳)

ہاں صاحب ہمیں تو اس سے انکار نہیں۔ اعتراض تب ہوتا اگر قرآن مجید یہ دعوےٰ کرتا کہ مجھ سے قبل "اللہ" کا نام نہیں پایا جاتا یا وحدانیت الٰہی کی تعلیم کا بانی مبانی میں ہی ہوں قرآن مجید تو فرماتا ہے۔ الذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (بقرہ ۱) اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو اتارا گیا تیری طرف اور جو اتارا گیا تجھ سے پہلے۔

یہوواہ کا ماخذ

بائیبل کا خدا فرماتا ہے کہ میں ابراہام اور اضحاق اور یعقوب پر یہوواہ کے نام سے ظاہر نہیں ہوا (خروج ۶/۳) حالانکہ اس سے قبل وہ یہوواہ کے نام سے ابراہیم پر ظاہر تھا (پیدائش ۲۲/۱۴) بلکہ حضرت ابراہیم سے قبل لوگ یہوواہ کا نام لیتے تھے (پیدائش ۴/۲۶) پنڈت لیکھرام اپنی کتاب "تحبت الاسلام" میں مسٹر عبداللہ آتھم کی کتاب "ماہیت گوید" صفحہ ۱ کا حوالہ نقل کرتا ہے۔ کہ یہوواہ جو توریت میں خدا کا اسم ذات ہے۔ وہ رگوید میں بھی موجود ہے۔ (کلیات آریہ مسافر صفحہ ۶۳۳)

توحید و صفات الٰہی

مسیحی عالم تسلیم کرتے ہیں کہ "قدیم آریہ قوم کا مذہب واحدانیت تھا۔ ان کا معبود زندگی اور طاقت کا عطا کرنے والا اور غیر فانی تھا وہ سمندر، پہاڑ، دریا کا پیدا کرنے والا اور آسمانوں کو روشن کرنے والا۔ ساری قدرت کا رکھنے والا اور سارے دیوتاؤں کا دیوتا تھا۔ (مشرق کی نابود شدہ تہذیب صفحہ ۶ از پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور) آریوں کے علاوہ مصری واحد خدا کے پرستار تھے (کوالف العرب صفحہ ۵۳ مصنفہ پادری غلام مسیح) حضرت موسیٰ سے پہلے مصریوں میں توحید کا عقیدہ موجود تھا۔ (تواریخ بائیبل صفحہ ۱۱) پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر اخبار نور افشاں لاہور لکھتے ہیں:۔

"مصر کی قدیم یادگاروں میں ایک تحریر واحد اکی بابت پائی گئی ہے۔ جس کا خلاصہ مطلب معہ بائیبل کے حوالوں کے ذیل میں دیا جاتا ہے۔ تعجب نہیں کہ یہ تحریر عرب کے چوپان بادشاہوں کے زمانہ میں مشہور ہو مصری زبان میں لفظ "نوتر" خدا کے لئے آیا ہے گو وہ ہر معبود کو نوتر کہتے تھے۔ تو بھی ایک تحریر میں "نوتر" کی حسب ذیل تعریف آئی ہے جس کے ساتھ بائیبل کے حوالے بھی نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱) خدا واحد اور ایک ہے اس کے ساتھ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ (استثنا ۶/۴، ۲ سموایل ۷/۲۲ یسعیاہ ۴۵/۵ ملاکی ۲/۱۰ ۱ کرنتھیوں ۸/۴ افسیوں ۴/۶)

(۲) خدا واحد ہے اس نے تمام چیزیں بنائیں یوحنا ۱/۳ کلسی ۱/۱۶)

(۳) خدا ایک روح ہے ایک پوشیدہ روح وہ روح الارواح ہے جو مصر کی عظیم روح ہے جو الٰہی روح ہے۔ (یوحنا ۴/۲۴ عبرانی ۱۲/۹)

(۴) خدا ابتدا سے ہے اور وہ ابتدا سے ہست ہے۔ (پیدائش ۱/۱ یوحنا ۱/۱)

(۵) خدا اوّل ہے۔ وہ سب چیزوں سے پہلے ہے وہ تب سے ہے کہ جب ہنوز کوئی چیز نہ تھی اور جو کچھ اس نے بنایا وہ سب اپنے بعد بنایا (مکاشفہ ۱/۱۱ وغیرہ)"

بوجہ اختصار آخری سطور نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو بائی پاتھس آو بائیبل نائج جلد ۲ مصنفہ ۔ ی سے ڈبلیو ہج ایم ۔ اے صفحہ ۱۳۰ ، ۱۳۳ ۔ ناظرین کرام میں سے کون ایسا شخص ہو سکتا ہے جو بیان مذکورہ بالا کو پڑھ کر دنگ اور متحیر نہ ہو جائے (کوائف العرب صفحہ ۵۳ تا صفحہ ۵۶ مصنفہ پادری غلام مسیح) پس روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ توحید الٰہی اور وحدانیت کا عقیدہ حضرت موسیٰ سے قبل آریہ اور مصری اقوام میں موجود تھا۔ اور پادری غلام مسیح نے تو بحوالہ بائیبل نائج واضح طور پر منطبقت دکھلائی ہے کہ یہ مصری عقیدہ کی نقل ہے۔

مصری آئین سے نقل

اعمال کی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی (اعمال ۷/۲۲) اور پادری ڈاکٹر ڈبلیو جی بلیکی صاحب ڈی۔ ڈی اپنی کتاب تواریخ بائیبل میں لکھتے ہیں " کہ بنی اسرائیل نے مصر سے طرح طرح کے علوم بھی بڑی کامیابی کے ساتھ تحصیل کرتے تھے۔ اور موسیٰ کے کئی قانون اُن قواعد پر مبنی ہیں جن سے بنی اسرائیل ملک مصر میں واقف ہو گئے تھے (صفحہ ۱۳۵)

حضرت موسیٰ کے پاس کتب

پادری جے ڈوکس صاحب لکھتے ہیں:۔
"سوال۔ کیا موسیٰ نے اور کتابوں یا نوشتوں سے کچھ نکال کر توریت کی کتاب میں درج کیا؟ جواب۔ بہت سے مسیحی عالم یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ کے پاس چند ایک پرانے نوشتے تھے۔ جن سے اس نے کچھ کچھ نکالا اگر یہ مانا بھی جائے تو صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اس نے خدا سے ہدایت پا کر اُن نوشتوں سے اقتباس کیا۔ ایسی باتوں کو توریت کی کتاب میں درج کر کے ان کے صحیح ہونے پر گواہی دی (پیدائش کی کتاب کے مضامین صفحہ ۱۲) پس اگر بفرض محال یہ مان لیں کہ قرآن مجید نے بعض کتب سے اقتباس کئے تو صرف اتنا کہنا کافی ہو گا کہ قرآن پاک میں درج شدہ واقعات کی بذریعہ وحی الٰہی تصدیق کی گئی۔ مسیحی عالموں کو اسبات کا اقرار ہے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چند ایک پرانے نوشتے تھے جن سے آپ کچھ کچھ نکال کر توریت میں درج کر لیتے تھے

بائیبل میں پرانے نوشتوں کا ذکر

بائیبل میں لکھا ہے کہ کوہ سینا پر دیئے گئے احکام سے پہلے خدا نے بارہ میں بنی اسرائیل کے لئے ایک آئین اور شریعت بنائی ہوئی تھی (خروج ۱۵/۲۵) اور اس سے قبل حضرت موسیٰ کی پیدائش سے پیشتر حضرت ابراہیمؑ کے وقت خدا تعالیٰ کے حکموں اور قانونوں اور شرعوں کو حفظ کرنے کا ذکر ملتا ہے (پیدائش ۲۶/۵) ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ نے اپنی شریعت کی تکمیل کے لئے گذشتہ شریعتوں سے سب کچھ اخذ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک کتاب خداوند کے جنگ نامہ کا ذکر بھی توریت میں مذکور ہے (گنتی ۲۱/۱۴) اور خدا کو صاحب جنگ بتایا ہے (خروج ۱۵/۳ ، ۱۴/۱۴) اسی لئے اس کتاب کا نام خداوند کا جنگ نامہ تھا معلوم ہو گیا کہ مصنف توریت کے پاس خداوند کے جنگ نامہ کی کوئی کتاب تھی جس سے وہ توریت میں اقتباس کرتا ہے اور وہ حکم احکام جو اس نے بیان کئے ہیں۔ اُن کا بیشتر حصہ اُن سے پہلے موجود تھا۔ اسی طرح یشوع کی کتاب اور سموایل کی کتاب میں کتاب ایاشر کا ذکر ہے (یشوع ۱۰/۱۳ ۲ سموایل ۱/۱۸) یاہو بن حنانی کی تواریخ - ۲ - تواریخ ۲۰/۳۴ ؛ سمعیاہ کی کتاب ۲ تواریخ ۱۲/۱۵) عیدو نبی کی کتاب ۲ تواریخ ۱۲/۱۵) عیدو نبی کی تفسیر کی کتاب ۲ تواریخ ۱۳/۲۲) ہو سیع کی تواریخ ۳۳/۱۹) نوحوں کی کتاب ۲ تواریخ ۳۵/۲۵) ناتن نبی کی کتاب ۲ تواریخ ۹/۲۹) سلاقی اخیاہ کی پیشگوئیوں کی کتاب ۲ تواریخ ۹/۲۹) جاد غیب بین کی کتاب ۲ تواریخ ۲۹/۲۹) مرثیہ یرمیاہ ۲ تواریخ ۳۵/۲۵) یہ کتابیں اب نابود ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ بائیبل کا بہت سا حصہ ان کتابوں کا ممنون احسان ہے۔

—— (باقی) ——

حضرت اُمّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حسن سلوک

—— فضل الرحمٰن صاحب نعیم ربوہ ——

یہ واقعہ ۱۹۴۷ء کے اُن پُر آشوب ایام کا ہے۔ جو بلاشبہ قیامت کا نمونہ تھے قادیان کے مکین آہستہ آہستہ وطن عزیز کو خیر باد کہہ رہے تھے۔

میری مرحوم والدہ بیمار تھیں۔ لیکن قادیان کی محبت و وابستگی کی وجہ سے والد صاحب قادیان چھوڑنے پر آمادہ نہ تھے۔

اُن ہی دنوں چند ٹرک قادیان کی آبادی کو پہنچے۔ تو اباجان نے مجھے بھی ایک ٹرک میں بٹھا دیا۔ میری عمر اس وقت گیارہ سال کے لگ بھگ تھی۔

حوادث و آفات سے بچتے بچاتے ہمارا قافلہ بخیریت لاہور آ پہنچا۔

جودھامل بلڈنگ میں جدھر نظر جاتی انسانوں کا ایک سیلاب تھا۔ جو لاہور میں بہا چلا جاتا تھا۔ میں جودھامل بلڈنگ کے پاس ہزاروں کے اژدہام میں اکیلا ادھر ادھر پھر رہا تھا۔ گیارہ سال کی عمر نفسا نفسی کا عالم پاس چھوٹی کوڑی بھی نہ تھی۔ معاً دماغ میں ایک خیال آیا۔ اور میں رتن باغ کے اندر چلا گیا ڈیوڑھی کے سامنے سیڑھیاں تھیں۔ اوپر چڑھ گیا اور سمجھنے کا نتیجے میں بالائی برآمدے میں پہنچ گیا۔ سامنے دیکھا تو حضرت امیر المومنین قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

"حضور ۔ ۔ ۔ میں اکیلا ہی قادیان سے آیا ہوں ۔ ۔ " "میاں فکر نہ کرو"۔ ۔ ۔ حضور کے یہ الفاظ مجھے یاد ہیں۔ ایک فقرہ اور بھی تھا جو گھبراہٹ میں سنا نہ جا سکا آپ نے مجھے اپنے ساتھ چلے آنے کا اشارہ فرمایا۔ اور میں پیچھے ہو لیا۔ حضور مجھے امی جان (حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا) کے پاس لے آئے اور فرمایا "یہ ماسٹر صاحب کا بیٹا ہے۔ قادیان سے اکیلا ہی آیا ہے اسے (میاں) رفیق (حضور کا صاحبزادہ) کے ساتھ جگہ دیں"۔

حضرت امی جانؓ نے شفقت آمیز لہجہ میں فرمایا "میاں آجاؤ"

شام ہوئی تو آپ نے ملازمہ سے فرمایا۔ "میاں کو کھانا کھلا دیا۔ ملازمہ یہ سمجھ کر کہ میاں رفیق احمد صاحب کے متعلق دریافت فرمایا ہے۔ اس نے کہا "جی! میاں کھا چکے"۔

اس پر امی جانؓ نے مجھے بلایا اور فرمایا "بیٹے یہ میری چھالیہ ہے اور یہ سروتہ ہے اس سے یوں چھالیہ کترتے ہیں۔ تم بھی ایسے ہی کرو"۔ میں فوراً آگے بڑھا اور چھالیہ کترنے لگا تھوڑی ہی دیر کے بعد ملازمہ میرے لئے کھانا لے کر آئی۔ تو حضرت امی جان نے فرمایا "میں نے ابھی اس کے متعلق دریافت کیا تھا۔ اور تم نے کہا تھا کہ میاں تو کھا چکے"۔

ملازمہ نے اپنی غلط فہمی بتائی اور امی جان خاموش ہو گئیں۔ اس واقعہ کا یہ اثر ہوا کہ اگلی صبح ناشتے میں حضرت امی جانؓ نے اپنے سامنے میرا ناشتہ تیار کروایا اور ملازمہ کو ساتھ لیکر میرے پاس تشریف لائیں اور پھر فرمایا "لو میاں آج تو دیر نہیں"۔ حضرت امی جانؓ کا حسن سلوک اور انکی والہانہ شفقت میرے دماغ میں ایک نہ مٹنے والا نقش ہے۔ حضرت امی جان نے والدہ مرحومہ (جو ۱۹۴۷ء میں قادیان سے آتے ہی وفات پا گئی تھیں۔ اور جن کا جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریباً آدھی رات کے وقت رتن باغ میں پڑھایا تھا) کی وفات پر مجھے فرمایا تھا "میاں! جب کسی چیز کی ضرورت ہو۔ میرے پاس آنا"۔

اللہ تعالیٰ حضرت امی جانؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ایک احمدی کو حکومت پاکستان کی طرف سے انعام

میرے بھتیجے وارنٹ آفیسر مرزا عبد القدیر ٹیکنیکل ایڈجوٹنٹ کو محکمہ پاکستان ائیر فورس میں اعلیٰ خدمات بجا لانے پر گورنمنٹ پاکستان نے امسال یوم آزادی ۱۴ اگست کو تمغہ خدمت سیکنڈ کلاس عطا کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لئے مزید روحانی جسمانی ترقیات عطا فرما دیں۔ اور یہ انعام خداوند کریم سلسلہ کے لئے ہمارے خاندان اور ملک کے لئے فرما دے۔ آمین

(خاکسار مرزا محمد حسینؓ (چٹھی مسیح)

از دار الصدر (ربوہ)

نوٹ:۔ مرزا صاحب مکرم نے ازراہ تشکر الفضل کو پانچ روپے عنایت فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ادارہ)

تلاش گمشدہ

"مسمی عبد اللہ قمر ابن غلام رسول صاحب مددگار کارکن نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ عمر ۱۲ سال رنگ گورا بال بھورے۔ پیشانی پر زخم کا نشان جسم پر چادر خانہ بادامی رنگ کی قمیض اور ملیشیا کی نکر پہنے ہوئے ننگے سر اور ننگے پاؤں مورخہ ۱۵/۸ کو اپنے گھر سے غائب ہو گیا ہے۔ جس دوست کو مندرجہ بالا حلیہ اور نام کا بچہ ملے۔ وہ فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

سلسلۂ سوانح صحابہ حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مولوی مظفر احمد صاحب پشاوری رضی اللہ عنہ

آپ کے حالات میرے دادا جان مرحوم کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں اور نامکمل ہیں شروع میں یہ نوٹ درج ہے۔ "مولوی مظفر احمدؓ ولد مولوی محمد یسین۔ محلہ گل بادشاہ مستقل سکونت پشاور۔ بیعت سال ۱۹۰۳ء"

یحیٰی فضلی جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کا چرچا تھا۔ میرے محلہ میں مولوی غلام حسن صاحب اور قاضی محمد یوسف صاحب بالیعین میں سے تھے۔ اس واسطے قاضی محمد یوسف صاحب جو میرے زیادہ تعلق دار تھے ان کے ذریعہ سے اوّل حضرت اقدس کے دعاوی سنے۔ بعد میں کشتی نوح کا مطالعہ کیا۔ دس شرائط بیعت دیکھنے سے قلب کو اطمینان ہوا کہ واقعی آپ مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ اس واسطے اسی وقت بذریعہ خط آپ کی بیعت سے مشرف ہوا۔

چونکہ سچے سلسلوں میں ابتلاؤں کا آنا ضرور ہوتا ہے اس واسطے مجھ پر بھی ابتلاء آئے لیکن اللہ تعالےٰ نے ثابت قدم رکھا۔ اور جو حربہ آپ نے ان ابتلاؤں کے رفع کرنے کے واسطے بیان فرمایا تھا یعنے دعاؤں کا وہ استعمال کرتا رہا۔ چنانچہ ایک خواب میں دیکھا کہ ایک لق و دق جنگل میں کھڑا سواری کا انتظار کر رہا ہوں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑی گاڑی آرہی ہے۔ لیکن وہ زمین و آسمان کے درمیان معلق ہے۔ یہ دیکھ کر متعجب ہوا کہ یہ گاڑی زمین پر نہیں چلتی میں نے کہا میں بھی مسافر ہوں مجھے گاڑی میں سوار کر دیا جائے۔ اس وقت ایک شخص نے ہاتھ لمبا کیا اور مجھے کہا کہ ہاتھ دو میں نے عرض کیا کہ میرا ہاتھ نہیں پہنچتا۔ گاڑی والے شخص نے کہا آؤ۔ اور ہاتھ اوپر کیا اور مجھے گاڑی میں بٹھا لیا۔ سوار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔ انہوں نے کہا امام دین کی گاڑی ہے۔ اس گاڑی میں ہم نے بڑا لمبا سفر کیا اور عجیب عجیب مکانات دیکھے۔ میں نے لفظ امام الدین سے یہ تعبیر کیا کہ دین کا امام واقعی آگیا ہے اس کے بعد بیدار ہوگیا۔ اور اس خواب کو لکھ لیا۔

بیعت کرنے کے کچھ عرصہ بعد میری اہلیہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی۔ اہل محلہ نے مخالفت کی۔ اور متوفیہ کے دو جنازے ادا کئے گئے۔ ایک احمدیوں نے ادا کیا اور دوسرا غیر احمدیوں نے۔

چونکہ میں ملٹری اکاؤنٹس کے محکمے میں ملازم تھا۔ وہاں بھی میری بیعت پر شورش ہوئی۔ میرے افسر خان بہادر سعداللہ خان صوبیدار میجر جو بڑے زیرک اور عقلمند آدمی تھے انہوں نے مجھ سے بیعت کے متعلق استفسار کیا۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ ان سے سلسلہ کے متعلق گفت و شنید شروع ہوگئی۔ اور جو حالات اخبارات کے ذریعہ پہنچتے تھے ان کو سنائے جاتے رہے۔ ان میں جو الہامات درج ہوتے تھے ان سے بھی انہیں آگاہ کیا جاتا۔ وہ یہ باتیں سن کر کبھی بطور مباحثہ سوال و جواب نہ کرتے بلکہ سب باتوں کو غور سے سنتے۔ اور اگر کوئی قاضی یا مولوی مجلس میں سے معترض ہوتا تو اس کو خود جواب دیتے۔ ان کے یہی جوابات بالآخر ان کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا باعث بنے۔

حضرت میاں خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ

آپ کے حالات خود آپ کے قلم کے لکھے ہوئے ہیں۔ آپ ان خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں۔ جن کی خدا تعالےٰ نے خود رہنمائی فرمائی۔

(یحیٰی فضلی جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

میرا نام خیر الدین ہے۔ میں ضلع امرتسر۔ تحصیل اجنالہ گاؤں دوجووال میں رہا کرتا تھا۔ میں نے قرآن شریف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کی۔ جب میں نے آیت وضرب لھم مثلاً اصحاب القریۃ اذ جاءھا المرسلون پڑھی۔ اس آیت سے اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں نبوت کی سمجھ ڈال دی۔ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے نبی اور رسول کے الفاظ کو خوب سمجھ لیا اس کے بعد قادیان جانے کا ارادہ کر لیا۔

ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ آسمان کی طرف سے ایک چیز آرہی ہے۔ اس کی شکل گنبد جیسی ہے۔ اس وقت دارالضعفاء کی زمین پر کوئی عمارت نہ تھی۔ سفید زمین تھی۔ میں نے پوچھا اس زمین کا نام کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ گنبد کی طرح کی جو چیز آرہی تھی (گویا وہ آواز تھی اس سے خدا نے یہ بھی دکھا دیا کہ کلام کی بھی کوئی شکل ہوتی ہے) اس سے یہ آواز آرہی تھی کہ اس جگہ کا نام "ابراہیمی جنگل" ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ابراہیم بتایا۔ آپ نے بھی فرمایا ہے ع

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پھر اللہ تعالےٰ نے مسجد مبارک میں الہام کے ذریعے قادیان کی جماعت کے بارے میں فرمایا۔ اولٰئک ھم المفلحون گویا یہ بھی بتایا کہ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ماننے والے کامیاب ہوئے۔ اسی طرح یہ جماعت بھی فلاح پانے والی ہے۔ گویا رؤیا میں آپ کا نام بتا دیا اور پھر الہام سے اس کی تصدیق کر دی۔

اب میں دارالضعفاء میں رہتا ہوں۔ خیر الدین دری باف کے نام سے مشہور ہوں۔ اتنے ہی پر کفایت کرتا ہوں اس نیت سے کہ کوئی آنے والی نسل خاکسار کو دعاؤں میں یاد کرے گی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بھی اسی نیت سے کام کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوشش کو منظور فرمائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت آپ کی وفات سے پہلے کی ہے اور حضرت خلیفہ اوّلؓ کے وقت میں نے ہجرت کی۔ اب خدا تعالےٰ کے فضل سے سترہ سال کے عرصہ سے یہیں رہتا ہوں۔

نمائش۔ برموقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کراچی

۲۷-۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے امسال سالانہ اجتماع پر ایک گھریلو چھوٹی صنعتی و ہنرمندانہ نمائش کا انتظام کیا ہے۔ اس نمائش میں انفرادی مشاغل و ہنرمندانہ اشیاء کے علاوہ چھوٹے صنعتی اداروں کی مصنوعات کی نمائش بھی ہوگی۔ مجالس لجنہ اماء اللہ اور دیگر احباب جماعت کے لئے اپنی ہنرمندانہ صلاحیتوں کی داد تحسین لینے کا بہترین موقعہ ہے اس کے علاوہ صنعتی اداروں کے لئے بھی اپنی مصنوعات کو اہل ذوق حضرات کے سامنے پیش کرنے کا نادر موقعہ ہے احباب و تنظیم اور صنعت کار زیادہ سے زیادہ شرکت کر کے فائدہ اٹھائیں۔

شرائط حسب ذیل ہیں:-

(۱) جماعتی تنظیم سے فیس داخلہ صرف دس روپیہ ہے۔ صنعتی اداروں سے فیس داخلہ -/۵۰ روپیہ ہے۔ جماعتی صنعتی اداروں سے فیس -/۲۵ روپیہ لی جائے گی۔

(۲) ہر ادارہ تنظیم کی طرف سے آمدہ اشیاء کے ساتھ ایک "۹×"۱۲ کے ایک تختہ سفید کاغذ یا گتہ پر خوشخط انگریزی یا اردو میں سیاہ روشنائی سے ادارہ یا تنظیم کا نام ہونا چاہیئے اور ہر شے کے ساتھ "۳×"۱۱ کے ایک سخت سفید کاغذ یا گتہ پر جو سیاہ رنگ میں انگریزی یا اردو میں چیز کا نام و قیمت ہونی چاہیئے (اگر برائے فروخت ہو تو اس کی علیحدہ تصریح ہونی چاہیئے) ساری چیزوں کی ایک مکمل فہرست ساتھ ہونی چاہیئے۔

(۳) ادارہ تنظیم اپنی فیس داخلہ ۵ ستمبر تک مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔ احمدیہ ہال میگزین لین کے پتہ پر سیکرٹری نمائش اجتماع کے نام بھیج دیں۔ منی آرڈر کے کوپن پر ادارہ تنظیم کا نام اور فیس داخلہ برائے نمائش سالانہ اجتماع ۱۹۵۸ء درج ہونا ضروری ہے۔ اشیاء برائے نمائش ۱۰ ستمبر ۱۹۵۸ء تک ضرور اس پتہ پر پہنچ جانی چاہیئے۔

(۴) صنعتی اداروں کی نمائش کی اشیاء کی مجموعی قیمت -/۱۵۰ روپیہ سے اگر زائد ہوگی تو مجلس ان کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دے گی۔ لیکن ڈاک خرچ بذمہ ادارہ متعلقہ ہوگا۔ منتظمین نمائش اشیاء بذریعہ قابل ادائیگی پارسل روانہ کریں گے۔

(۵) نمائش میں فروخت شدہ اشیاء پر ۱۰ فیصدی کمیشن لیا جائے گا بعد وضع کمیشن باقی رقم تنظیم ادارہ متعلقہ کو منی آرڈر کر دی جائے گی۔

(۶) راستہ میں یا دوران قیام کراچی میں اگر کوئی چیز ٹوٹ پھوٹ یا ضائع ہو جائیگی تو منتظمین نمائش اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ اشیاء کی حفاظت کی ہر امکانی کوشش کی جائے گی۔

(۷) سارے اسٹال منتظمین نمائش کی زیر نگرانی رہیں گے ہر اسٹال کے لئے ۶ × ۴ فٹ جگہ الاٹ ہوگی

(۸) بیرونی جماعتی تنظیم کی طرف سے حصہ لینے والوں کو تین انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ تین سرٹیفکیٹ بھی دئیے جائیں گے مزید تفصیل کے لئے سیکرٹری نمائش سالانہ اجتماع سے رجوع فرمائیں۔

خاکسار خلیق عالم فاروقی سیکرٹری نمائش سالانہ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

قائدین اضلاع

مجالس خدام الاحمدیہ توجہ کریں!

ہمارے آئندہ سالانہ اجتماع میں جو ۲۴ ۔ ۲۵ ۔ ۲۶ اکتوبر ۵۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہر مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔ قائدین اضلاع پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے ضلع کی مجالس کو منظم اور بیدار رکھیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر مجلس کی نمائندگی اجتماع میں ضرور ہو۔ امسال یہ امر خاص طور پر دیکھا جائیگا کہ کس ضلع کی مجالس زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہوتی ہیں اور جس ضلع کی مجالس زیادہ تعداد میں اجتماع میں شامل ہوتی ہوں گی۔ اس ضلع کی مجالس کے قائد کو اجتماع کے موقعہ پر مرکز کی طرف سے انعام دیا جائے گا۔

پس قائدین اضلاع ابھی سے اپنے ضلع کی مجالس کو بیدار کر لیں اور سالانہ اجتماع میں شامل ہونے کی تاکید کر دیں۔ مرکز کو بھی اطلاع بھجوا دیں۔ کہ ان کے ضلع کی کون کونسی مجلس امسال اجتماع میں شامل ہو رہی ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال

جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور اقدس کی منشاء مبارک کی روشنی میں ۵۸ء کے اجتماع کی شوریٰ میں یہ طے پایا تھا کہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے لئے کم از کم پچاس ہزار روپیہ جمع کیا جائے مگر یہ کام ابھی تک تشنہ تکمیل ہے ایسے وقتی اور ہنگامی قسم کے چندوں کو لمبے عرصہ تک پھیلا دینا مناسب نہیں۔ لہٰذا جملہ اراکان کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ اور اس مقصد کے لئے جو ۴ تا ۱۰ ستمبر ۵۸ء ہفتہ منایا جا رہا ہے۔ اس کو اس رنگ میں منائیں کہ نتیجہ گواہی دے کہ آپ ایک زندہ قوم کے زندہ نوجوان ہیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

بتاریخ ۵ ۸/۵۸ خاکسار کے گھر اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ چوہدری برکت علی صاحب آف ٹھیکو لوالہ حال نارووال کی پوتی اور مکرم آغا محمد عبداللہ خاں صاحب محلہ دارالصدر۔ ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک۔ خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (غلام نبی کلرک دفتر الفضل۔ ربوہ)

(۲) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مؤرخہ ۲۴ ۸/۵۸ بوقت شام دوسری بچی عطا فرمائی حضرت امیر المومنین نے "امۃ النصیر" نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے اور قرۃ عین کی موجب ہو۔ اللھم آمین

(عبدالمنان شاہد مربی انچارج ڈیرہ غازیخاں و مظفرگڑھ)

دعائے مغفرت

میری تایا زاد ہمشیرہ محترمہ زینب خاتون صاحبہ بعارضہ ٹی۔ بی عرصہ تین چار ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۷ ۸/۵۸ بروز جمعرات اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں۔ مرحومہ مخلص پابند صوم و صلوٰۃ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھی۔ ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑ گئی ہیں۔ احباب سے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد عبداللہ خاں راجوری کارکن خلافت لائبریری ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میری لڑکی طاہرہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کرام بچی کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (صوبیدار نذر حسین قائد آباد)

(۳) بندہ کا بھتیجا عرصہ ایک سال سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اب اطلاع آئی ہے کہ چند روز سے کہیں بھاگ گیا ہے اسکے والدین کو سخت تکلیف ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے شفا بخشے [illegible]

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۳۱ اکتوبر اور یکم نومبر کو منعقد ہوگا۔ اس میں نمائندگان شوریٰ انصار اللہ کے علاوہ اراکین مجالس انصار اللہ کو بھی کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر

رنج و غم کا اظہار

مختلف مقامات سے آمدہ تعزیتی قراردادیں

حضرت سیدہ ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر تا حال کثرت سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت اور ہمدردی کی گئی ہے۔ اور حضرت سیدہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ذیل میں ان مقامات کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جہاں سے یہ قراردادیں موصول ہوئی ہیں:-

جماعت بھوڑو ضلع شیخوپورہ۔ ہنڈی بھٹیاں۔ جماعت مظفر آباد آزاد کشمیر۔ جماعت چک ۱۹۴ ر۔ب لاٹھیانوالہ۔ جماعت نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ لجنہ اماء اللہ محمد آباد اسٹیٹ۔ جماعت نصرت آباد۔ جماعت گوجرخان۔ جماعت احمد پور شرقیہ۔ جماعت رانچی (بھارت) جماعت آسنہ۔ خدام الاحمدیہ لاہور چھاؤنی۔ جماعت چک ۹۷ ر۔ب ضلع جھنگ۔ لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ لجنہ اماء اللہ چک ۹۲ ر۔ب ضلع جھنگ۔ جماعت ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ۔ جماعت نیاز نگر ضلع منٹگمری۔ جماعت احمدیہ تخت ہزارہ۔ لجنہ اماء اللہ تخت ہزارہ۔ جماعت فتح پور ضلع گجرات۔ جماعت میانوالی خانانوالی۔ جماعت ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ۔ جماعت منٹگمری۔ خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔ جماعت کنڈیارو۔ جماعت تونیکی ضلع گوجرانوالہ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی۔ جماعت جوہی ضلع دادو۔ جماعت بدوملہی۔ لجنہ اماء اللہ فتح پور۔ لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ۔ جماعت مدراس (بھارت) جماعت سونگھڑہ۔ کٹک (بھارت) مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ

احمدی گریجوایٹوں کی اطلاع کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کے لئے فیلوز کے انتخابات عنقریب ہونے والے ہیں اس غرض کے لئے تمام ایسے احباب کو جنہوں نے بی اے یا ایم اے یا کوئی اور ڈگری کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا اور ڈگری حاصل کر چکے ہوں اپنے نام ۱۵ اکتوبر سے قبل رجسٹر کروا لیں۔ اس کے لئے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے طلب فرما دیں ایسے اصحاب کو یہ فارم کسی I کلاس مجسٹریٹ۔ سول جج کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے سامنے پر کرنا ہوگا۔ اور ان سے اس غرض کے لئے سرٹیفکیٹ لینا ہوگا۔ نیز اپنی اصل ڈگری۔ یا فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے کسی تعلیمی شعبہ کے انچارج سے تصدیق شدہ ڈگری کی نقل ساتھ بھجوانا ہوگی۔ ساتھ دس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر بھجوانا ہونگے۔

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ جملہ گریجوایٹس اصحاب سے رجسٹریشن کی درخواست ضرور بھجوا دیں۔

جائزہ سہ ماہی سوم سال ۵۸-۱۹۵۷ء

اپنی مجلس کا نام تلاش کیجئے!

سال رواں کی سہ ماہی سوم سال ۵۸-۱۹۵۷ء کے چندہ مجلس کا جائزہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس جائزہ میں ۱۱ اگست ۱۹۵۸ء تک مرکز میں موصول ہونے والی رقوم اور بجٹ شمار کئے گئے ہیں۔ سو فیصدی چندہ مجلس ادا کرنے والی مجالس مبارکباد کی مستحق ہیں۔ حسب معمول اس دفعہ بھی حضور اقدس کی خدمت میں ان کے نام دعا کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ جملہ مجالس ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں ان کے اس نیک قدم کو مزید خدمت کا پیش خیمہ بنائے وہاں باقی دوسری مجالس کو بھی ان کے معیار پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

۱۔ پشاور ڈویژن

ا۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ مانسہرہ۔ کیمبل پور۔

ب۔ بجٹ سے کم ادا کرنیوالی مجالس:۔ پشاور۔ نوشہرہ۔ رسالپور۔ واہ کینٹ۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔

ج۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس:۔ مردان

د۔ نادہندہ مجالس:۔ شیخ محمد کا۔ ٹوپا۔ ایبٹ آباد۔ بالاکوٹ۔ پچند۔ کسراں۔ سدھوال۔

۲۔ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن

ا۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ بنوں۔ بھکر۔

ب۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ کوہاٹ۔ میانوالی۔

ج۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس:۔ یافت آباد۔ داؤد خیل۔

د۔ نادہندہ مجالس:۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ پاڑہ چنار۔ چک نمبر ۲ ایم۔ ایل۔

۳۔ راولپنڈی ڈویژن

ا۔ سو فیصدی ادا کرنے والی مجالس:۔ گجرات۔ چک نمبر ۱۶ جنوبی۔ جوہر آباد۔ چک نمبر ۹ جنوبی۔ چک نمبر ۱۵۲ شمالی۔

ب۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ سرگودھا۔ چک نمبر ۹۹ شمالی۔ خوشاب۔ چک نمبر ۱۲۴ جنوبی۔ چک نمبر ۹۷ شمالی۔ چک نمبر ۱۲۸ منگلا۔ پیرو۔

ج۔ بغیر بجٹ ادا کرنیوالی مجالس:۔ گوجرخان۔ چک جمال۔ دولمیال۔ دھمیال۔ سعد اللہ پور۔ گھیرٹا۔ لالہ موسیٰ۔ چک نمبر ۳۳ جنوبی۔ چک نمبر ۴۶ جنوبی۔ رہوڑہ۔

د۔ نادہندہ مجالس:۔ مری۔ پیڈ۔ چنگا بنگیال۔ چکوال۔ کھیوڑہ۔ محمود آباد۔ نڑکی۔ رتوچھہ۔ کہار۔ تھانپور۔ کماریاں۔ شیخ پور۔ گولیکی۔ فتح پور۔ سکوالی۔ چک سکندر۔ دیونا ماجرہ۔ لنگے۔ سدوکے۔ چوکنانوالی۔ جھیڑ کے کلاں۔ کھوکھر غربی۔ منڈی بہاؤالدین۔ فورنگ۔ بھنبال۔ دودھرائے۔ بھیلاں۔ رجوعہ۔ پنڈی لالہ۔ مرالہ۔ کابرا۔ دیوان سنگھ۔ بشا دیوال خورد۔ کھٹیاں۔ بھیرہ۔ چک نمبر ۳۵ جنوبی۔ چک ۸۷ جنوبی۔ تخت ہزارہ۔ چک ۶۵ جنوبی۔ چک ۸۳ جنوبی۔ چک ۱۰۷ جنوبی۔ چک ۸ پنیار شمالی۔ گھوگھیاٹ۔ چک ۹۸ شمالی۔ چک ۷۳ جنوبی۔ کوٹ مومن۔ بھان۔ رہیدا۔ درک۔ بھالی بھویا۔ ادرحمہ۔ دودہ کھاٹو۔ انہ نصیر پور خورد۔ مجوکہ۔ چک ۲۶ شمالی۔ چک ۸۷ شمالی۔ چک ۸۸ شمالی۔ چک ۸۱ جنوبی۔ چک ۲۹ ڈی بی۔ قائد آباد۔ چک ۸ ایم بی۔ چک ۲ بی ڈی اے۔ جابرڑہ۔ شاد پور صدر۔ سلانوالی۔ چک ۹ شمالی۔ ٹھٹھہ بھویا۔

۴۔ لاہور ڈویژن

ا۔ سو فیصدی ادا کرنیوالی مجالس:۔ ڈسکہ۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ ڈگری گھمناں۔ گھٹیالیاں کلاں۔ صابو بڈھار۔ گوجرانوالہ۔ گکھڑ۔ گرمولا۔ ورکاں۔ سانگلہ ہل۔ منڈی بیریاں۔ کھریا۔

ب۔ بجٹ سے کم ادا کرنے والی مجالس:۔ لاہور۔ گنج مغلپورہ۔ قصور۔ سیالکوٹ شہر۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ نارووال۔ پونڈہ۔ سلیم پور۔ دوتا زید کا۔ مانگا جانگریاں۔ بدوملہی۔ کلاس والہ۔ بکھوبھٹی۔ ملیانوالہ۔ ریو کے۔ کنجرور۔ ڈنڈ پور۔ کھرولیاں۔ جھنڈو ساہی۔ موسے والا۔ کھروٹہ۔ عزیز پور۔ ڈگری۔ کنکووالی۔ چوہڑ منڈی۔ مہندی پور۔ جاکے ڈھنڈے۔ وزیر آباد۔ تونڈی۔ کھجور والی۔ ڈاہرانوالی۔ ننکانہ صاحب۔ چوہڑ کانہ۔

ج۔ بغیر بجٹ ادا کرنے والی مجالس:۔ لاہور چھاؤنی۔ ہانڈو۔ گھٹیالیاں۔ مادو کے۔ کھنگستہ۔ مانگٹ اونچے۔ کلسیاں۔ پیرکوٹ ثانی۔

(باقی)

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (منیجر)

امریکہ چاند پر راکٹ چھوڑنے کے تجربے جاری رکھے گا

پہلے تجربہ کی ناکامی کی تفتیش جاری ہے

کیپ کینیول (فلوریڈا) ۱۸ اگست۔ امریکہ کے اعلیٰ ترقیاتی پراجیکٹوں کے محکمہ کے ڈائریکٹر رائے۔ آر۔ جانسن نے کل اخباری نمائندوں سے ملاقات میں کہا کہ چاند پر تحقیقی راکٹ پھینکنے کے پہلے تجربہ میں ناکامی کے باوجود امریکہ چاند تک مزید راکٹ پھینکنے کے تجربات جاری رکھے گا۔

مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق کل شام پانچ بجکر ۸ منٹ پر امریکہ نے اس مقصد میں اپنا پہلا راکٹ چھوڑا تھا۔ لیکن زمین سے اڑنے کے ۷۷ سیکنڈ بعد راکٹ پھٹ کر تباہ ہو گیا۔

اس ناکام کوشش کے تھوڑی دیر بعد ہی امریکی فضائیہ نے ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ ٹیلی میٹر سے موصول شدہ معلومات کی چھان بین سے قبل یہ بتانا ممکن نہیں کہ راکٹ میں کیا نقص رہ گیا تھا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ امریکہ کچھ دنوں بعد خلائی پرواز کا ایک تجربہ کرے گا۔

رائے جانسن نے اپنی پریس کانفرنس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ راکٹ کے تین مرحلوں کو پہلی مرتبہ داغنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تجربہ میں کامیابی کے امکانات پہلے ہی کم تھے۔

انہوں نے مزید کہا "اس صورت میں یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے سائنسی تجربات کی پیشگی اطلاع دینے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی نظام میں حتی الامکان کامیابی اور ناکامی دونوں کا ایمانداری سے اعتراف کیا جاتا ہے۔ یہ دنیا کے بعض دوسرے ملکوں کے ان طریقوں سے بالکل برعکس ہے۔ جس میں صرف کامیابی کی اطلاع دی جاتی ہے۔ اور بے شمار ناکامیوں کو پردہ راز میں رکھا جاتا ہے"

پریس کانفرنس میں امریکی فضائیہ کی میزائلی تجربہ گاہ کے کمانڈر میجر جنرل ڈانلڈ ییٹس بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ راکٹ میں دھماکہ پچاس ہزار فٹ کی بلندی پر ہوا تھا۔ اور راکٹ کے ٹکڑے کیپ کنا ویرل سے دس میل کے فاصلہ پر گرے۔

روس کے لئے سویڈن کی مشینیں

سٹاک ہوم ۱۸ اگست۔ روس نے سویڈن کی ایک کمپنی سے ایک خاص قسم کے کپڑے کی تیاری کے لئے ساڑھے تین لاکھ پاونڈ کی مشینیں خریدی ہیں

بچوں کو ننگے پیر رہنا چاہیئے؟

لندن ۱۸ اگست۔ برٹفورڈ شائر کے صحت عامہ کے افسر ڈاکٹر جیمز ملپ کا کہنا ہے کہ بچے اگر ننگے پیر رہیں یا کم از کم سکول کے اوقات میں جوتے نہ پہنیں تو ان کی صحت زیادہ اچھی رہ سکتی ہے۔ انہوں نے اپنی سالانہ رپورٹ میں لکھا ہے کہ ان کا پیر جوتے کے اندر رہ کر کام کرنے کے لئے نہیں بنایا گیا تھا۔ اور خصوصاً جب ورزش کی جا رہی ہو اس وقت تو اسے جرابوں اور جوتوں کی پابندی سے آزاد رکھنا چاہیئے

مغربی افریقہ میں آزادی کیلئے جدوجہد

پیرس ۱۸ اگست فرانسیسی مقبوضہ مغربی افریقہ کے صدر مقام ڈاکار سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں کل رات مقامی باشندوں نے زبردست مظاہرہ کیا جس میں "ہم آزادی چاہتے ہیں اور نوآبادیاتی نظام مردہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ ان مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے کئی مرتبہ آنسو گیس کے بم استعمال کئے گئے یہ لوگ پہلے ایک قبرستان کے قریب جمع ہوئے اور وہاں سے جلوس کی شکل میں شہر کی طرف گئے۔ پولیس نے ان کے راستے میں رکاوٹ بنا دی تھی مظاہرین نے اسے توڑ دیا۔ اس کے بعد پولیس اور مظاہرین میں جھڑپیں ہوئیں جو کئی گھنٹوں تک جاری رہیں ان میں متعدد مظاہرین زخمی ہو گئے آخر میں پولیس نے آنسو گیس کے بم مار کر انہیں منتشر کر دیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے کمیشن کی تشکیل

کراچی ۱۸ اگست حکومت پاکستان نے مغربی پاکستان کے شعبہ تعلیم کے سیکرٹری مسٹر ایس ایم شریف کی صدارت میں اعلیٰ تعلیم کے لئے گیارہ ارکان پر مشتمل ایک کمیشن قائم کر دیا ہے۔ یہ کمیشن اپریل ۱۹۵۷ء کی اس غیر سرکاری قرارداد کے مطابق قائم کیا گیا ہے جو اپریل ۱۹۵۲ء میں دستور ساز اسمبلی میں منظور کی گئی تھی یہ کمیشن ملک کی مختلف یونیورسٹیوں اور نظام تعلیم کا معائنہ کرے گا اور نظام تعلیم کو نظریہ پاکستان کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے سفارش پیش کرے گا

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

وہ موت کے دروازے سے گزرے سوا باہر نہیں جا سکتا۔

مولانا بتائیں کہ آیہ مذکورہ کے کس لفظ سے یہ معنی نکلتے ہیں۔ پھر اس کو سیاق و سباق میں رکھ کر دیکھئے کہیں ان معانی کا اشارہ بھی موجود ہے۔ حیرانی ہے کہ مولانا نے اس زمانے کے اس سب سے بڑے محرف کا ذکر کیوں چھوڑ دیا ہے جو قرآن مجید میں آنحضرت صلعم کو لست علیھم بمصیطر (تو لوگوں پر خدائی فوجدار نہیں ہے) الہٰی خطاب کی موجودگی میں بعض نہایت معصوم آیات کے ٹکڑوں کو پیش کر کے کہتا ہے کہ اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔

باقی رہے احمدی تو احمدی علم الکلام میں قرآن مجید کے مختلف بطنوں کو جو ارتقائے تہذیب کے مقتضی ہیں مزید ابھارا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے قرآن مجید کے الفاظ کے معنی اور سیاق و سباق کو کبھی نہیں چھوڑا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے پہلے علمائے حق کے نظائر سے بھی شاذ و نادر ہی انحراف کیا ہے۔ سوا اس صورت کے کہ کسی نے الفاظ اور متن سے کوئی ٹکڑا علیحدہ کر کے اپنے مخصوص معنی اس میں ڈالے ہوں۔ اس صورت میں بھی پہلے علماء کے نظائر بطور شہادت پیش کئے ہیں۔ مثلاً خاتم النبیین کے جو معنی ہم کرتے ہیں ہم اس میں منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ حضرت ملا علی قاریؒ۔ حضرت مولانا رومؒ۔ حضرت سید احمد سرہندیؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ حضرت سید احمد بریلویؒ۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانیٔ دیوبند اور بیسیوں جید علمائے حق ہمارے ہم خیال ہیں۔

بات بے شک طویل ہو گئی ہے۔ لیکن مولانا آپ لوگ عالم فاضل کہلاتے ہیں آپ کو عدل و انصاف کا تقاضا مستحق کرنا چاہئے محض رسمی طور پر کسی فریق کو برا بھلا نہیں کہنا چاہئیے۔ آپ احمدیوں کی کوئی نظیر پیش کریں۔ انشاء اللہ ہم الفاظ اور سیاق و سباق کے مطابق ثابت کر دیں گے۔

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۸ر اگست ۱۹۵۸ء بروز دوشنبہ ربوہ میں حمیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت حافظ محمد اسحاق مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں ربوہ کے بہت سے مقامی احباب شریک ہوئے۔ ان کا نکاح جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے ایام میں محمد حنیف صاحب ابن مکرم چوہدری نظام الدین صاحب آف چک ۱۰۷/نہر فتح ضلع بہاولنگر کے ہمراہ ہوا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب ماسٹر محمد حسین صاحب ٹیلر نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ دیگر احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین +

امریکہ اور برطانیہ سے بھارت کو اربوں روپے کی امداد

بھارت کی شدید مالی مشکلات ختم کرنے کا فیصلہ

واشنگٹن ۲۰ر اگست۔ برطانیہ اور امریکہ کی طرف سے بھارت کو اربوں روپے کی مالی امداد مہیا کی جا رہی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بھارت کو ادائیگیوں کے توازن کی جو مالی مشکل درپیش ہے اسے دور کرنے کے لئے اس کی امداد کی جائے۔

لندن کے اخبار "نیوز کرانیکل" نے "برطانیہ بھارت کو بچانے لگا" کے عنوان کے تحت یہ اطلاع شائع کی ہے کہ برطانیہ دس کروڑ پونڈ (قریباً ایک ارب ۵۴ کروڑ روپیہ) بطور قرضہ مہیا کر رہا ہے۔ اس قرضہ سے بھارت وہ بل ادا کرے گا جو برطانیہ کو ادا کرنے کے لئے اس کے ذمے واجب ہے۔ اس روپے سے سٹرلنگ ادائیگیوں کے متعلق بھارت کی موجودہ مشکلات دور کی جائیں گی۔ اس سے بھارت کو ایک اور فائدہ یہ حاصل ہوگا کہ وہ اگلے ہفتے جب عالمی بنک میں یہ درخواست گزاریگا کہ اسے مزید قرضہ مہیا کیا جائے تو وہاں اس پر یہ الزام عائد نہیں کیا جا سکیگا کہ بھارت قرضہ ادا کرنے میں ناکام رہا ہے۔

"نیوز کرانیکل" نے واضح کیا ہے کہ بھارت کیلئے برطانوی برآمد کنندگان کو ادائیگیوں کے بارے میں خود حکومت برطانیہ نے یہ ضمانت دے رکھی ہے کہ جو تجارتی ادارے اپنا مال بھارت کو دیں گے اگر بھارت ان کی قیمت ادا نہیں کرے گا۔ تو حکومت برطانیہ انہیں ادا کر دے گی۔

رائٹر نے واشنگٹن کے باخبر حلقوں کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ حکومت امریکہ بھارت کی ادائیگیوں کے توازن کی مشکل حل کرنے کے لئے اسے بہت بھاری رقوم بطور امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ اس سوال پر پوری بحث آئندہ ہفتہ ہوگی۔ جب امریکہ، برطانیہ، مغربی جرمنی اور جاپان کے نمائندوں اور عالمی بنک کے حکام کی کانفرنس تین دن کے لئے ہوگی۔ عالمی بنک کے حلقوں نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ اس کانفرنس میں حسب دلخواہ فیصلے ہو جائیں گے آج ایک بااختیار ذریعہ نے بھی کہا۔ کہ کانفرنس میں یہ فیصلہ ہو جائے گا کہ بھارت کو اربوں روپے کی مالی امداد دے دی جائے۔

مسٹر ڈلس کی تقریر

(بقیہ صفحہ اول)

امن کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ دنیا میں امن خریدا نہیں جاتا۔ یہ بات انسانی فطرت میں داخل ہے کہ لوگ اپنے خداداد حقوق سے دست بردار ہونے پر ہمیشہ لڑ کر مرجانے کو ترجیح دیتے ہیں یعنی طلق العنانی اور جبر و تشدد کے ساتھ رعایت برتنے سے بالآخر ایک ناگزیر حقیقت کے طور پر ایسا مرحلہ بھی آجاتا ہے کہ جہاں مزید رعایت برتنا یکسر بے سود ہوتا ہے کیونکہ ایسے مرحلے میں رعایت کے بدلے رعایت ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ آج بھی اسی طرح ایک زندہ حقیقت ہے جس طرح کہ ۱۹۳۹ء میں تھی کہ رعایت پر رعایت روا رکھنے کی پالیسی کے نتیجے میں کبھی امن کا قیام ممکن نہیں ہو سکتا۔ ایسی پالیسی یقیناً جنگ پر ہی منتج ہوگی۔ امریکہ کے نزدیک ایسی پالیسی ہرگز قابل قبول نہیں ہے اور اس پالیسی کو مسترد کرنے میں ہم اکیلے نہیں ہیں بلکہ ہمارے اور بہت سے ساتھی ملک اس بارہ میں ہمارے ہمنوا ہیں اور جارحانہ حملہ کرنیوالوں کو بہلانے پھسلانے کے وہ قائل نہیں ہیں۔ مسٹر ڈلس نے کہا یہی وجہ ہے کہ جب لبنان میں بالواسطہ جارحیت نے سر اٹھایا اور وہاں کی آئینی قانونی قائم شدہ آزاد حکومت نے امداد کی اپیل کی تو ہم نے اس کی درخواست پر وہاں فوجیں بھیج دیں اور اسی طرح برطانیہ نے اردن کی امداد کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ پھر دونوں نے یہ پیشکش بھی کی کہ جونہی جنرل اسمبلی اس رائے کا اظہار کرے گی کہ اب وہاں فوجوں کی موجودگی ضروری نہیں ہے تو ہم اقوام عالم کی اس تنظیم کی اجتماعی رائے کا احترام کرتے ہوئے فوراً اپنی فوجیں وہاں سے بلالیں گے۔ ہمارا یہ اقدام ہماری اس خواہش اور کوشش کا آئینہ دار ہے کہ دنیا میں قانون کے ذریعہ امن قائم کیا جائے نہ کہ جنگ و جدال کے ذریعہ۔